© rasailojaraid.com

اسلامی تہذیب

دراصل اسلامی تہذیب اس طریق فکر‘ اس نظریہ حیات اور اس معیار امتیاز و انتخاب کا نام ہے جو انسانوں کی کسی معتدبہ جماعت کے دل و دماغ پر حاوی ہو جاتا ہے‘ اور جس کے زیر اثر وہ جماعت دنیا میں زندگی بسر کرنے کے مختلف طریقوں میں سے کسی خاص طریقے کو اختیار کرتی ہے۔ اور تمدن اس خاص طرز زندگی کا نام ہے جو اسی تہذیب کے زیر اثر اختیار کیا جائے۔ ہم جس چیز کو اسلامی تہذیب کہتے ہیں وہ لکھنؤ اور دلی کی فصیح و بلیغ اردو اور دیوبند و فرنگی محل کے علما کا لباس نہیں ہے‘ بلکہ وہ اس ذہنیت‘ اس طرز خیال اور ان اصول حیات پر مشتمل ہے جو قرآن اور سیرت رسولؐ سے ماخوذ ہیں۔ جب تک کوئی تمدن اس تہذیب کے حدود کے اندر ہے‘ وہ اسلامی تمدن ہے‘ خواہ اس کی زبان‘ اس کے لٹریچر‘ اس کے آداب و اطوار‘ اس کے کھانوں اور مٹھائیوں‘ اس کے لباس و طرز معاشرت اور اس کے فنون لطیفہ میں کتنے ہی تغیرات واقع ہو جائیں۔ مظاہر کا تغیر بجائے خود کسی تمدن کو اسلامی تہذیب کے دائرے سے خارج نہیں کر دیتا‘ البتہ جب وہ اس نوعیت کا تغیر ہو کہ اسلامی تہذیب کے اصول و قواعد میں اس کے لیے کوئی سند جواز نہ ہو‘ تو یقیناً وہ تمدن کو غیر اسلامی تمدن بنانے کا موجب ہو گا۔

مثال کے طور پر مسلمان مشرق سے لے کر مغرب تک بیسیوں طرح کے لباس پہنتے ہیں‘ مگر ان سب میں ستر عورہ کے انھی حدود کا لحاظ رکھا جاتا ہے جو اسلامی تہذیب نے مقرر کر دیے ہیں۔ لہٰذا یہ سب لباس اپنے تنوعات کے باوجود اسلامی تمدن ہی کے لباس کہے جائیں گے۔ مگر جب کوئی لباس ان حدود سے قاصر ہو گا تو ہم اسے غیر اسلامی لباس کہیں گے۔ اسی طرح غذا کے متعلق حلال و حرام کے جو حدود اسلامی تہذیب نے مقرر کیے ہیں ان کے تحت خواہ کتنی ہی انواع و اقسام کے کھانے مسلمانوں کے گھروں میں پکتے ہوں اور تاریخ کے دوران میں ان کی نوعیتیں کتنی ہی بدل جائیں‘ اور کھانے کے طریقوں میں کتنا ہی تغیر رونما ہو جائے‘ ان سب کو اسلامی تمدن ہی کے دائرے میں جگہ ملے گی‘ البتہ جب مسلمانوں کی غذا حدود حلت سے متجاوز ہو گی تو ہم کہیں گے کہ وہ اسلامی تہذیب و تمدن سے بغاوت کر رہے ہیں۔ اسی پر زندگی کے تمام معاملات کو قیاس کر لیجیے۔ عرب‘ ہندستان‘ ایران‘ ترکستان اور شمالی افریقہ کے تمدنوں میں بہ ظاہر خواہ کتنا ہی فرق ہو‘ بہرحال جب تک ان کے اندر اسلامی ذہنیت کی روح موجود ہو گی‘ اور جب تک یہ شریعت اسلامی کے ضابطے میں رہیں گے‘ ان پر یکساں ”اسلامی تمدن“ کا اطلاق ہو گا۔ مگر جب یہ کسی دوسری تہذیب کا اثر قبول کر لیں گے اور ایسی چیزیں اپنے اندر داخل کر لیں گے جو اسلامی تہذیب کی روح یا شریعت اسلام کے خلاف ہوں تو بلاشبہ یہ کہا جائے گا کہ ان ممالک میں اسلامی تمدن مسخ ہو رہا ہے۔ (مسلمان اور موجودہ سیاسی کش مکش‘ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ‘ ترجمان القرآن‘ جلد ۱۳‘ عدد ۲‘ ۳‘ ۴‘ شعبان‘ رمضان‘ شوال ۱۳۵۷ھ‘ اکتوبر‘ نومبر‘ دسمبر ۱۹۳۸ء)

© rasailojaraid.com